السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں پچیس سال کا ایک نوجوان ہوں 'میرے والدین ساری زندگی آپس میں لڑتے جھگڑتے رہے ہیں۔ اگر میں ان میں سے ایک ساتھ حسن سلوک کروں تو دوسرا ناراض اور متنفر ہوجاتا ہے اوراگر دوسرے کے ساتھ حسن سلوک سے پش آؤں تو پہلا ناراض ہوجاتا ہے اورمجھے نافرمان قراردینے لگ جاتا ہے۔ شیخ محترم !میں کیا کروں تاکہ دونوں ہی سے حسن سلوک کی وجہ سے باپ کا نافرمان ہوجاؤں گا؟ امید ہے جواب سے نواز کر اجر وثواب کے مستحق قرارپائیں گے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سوال کے جواب میں گزارش ہے کہ انسان کے انسان پر جوواجبات ہیں 'ان میں سے سب سے بڑا واجب والدین سے نیکی اور حسن سلوک ہے کیونکہ ارشادباری تعالی ہے:

وَاعبُدُوا اللَّهَ وَلا تُشرِكوا بِهِ شَيـًٔا ۖ وَبِالوٰلِدَينِ إِحسـٰنًا ... ٣٦ ... سورة النساء

''اور اللہ ہی کی عبادت کرواور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اورماں باپ کے ساتھ احسان کرو۔''

اورفرمایا:

وَقَضىٰ رَبُّكَ أَلّا تَعبُدوا إِلّا إِيّاهُ وَبِالوٰلِدَينِ إِحسـٰنًا ... ٢٣ ... سورة الاسراء

''اور آپ کے رب نے یہ فیصلہ کردیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرواورماں باپ کے ساتھ نیکی کرتے رہو۔''

اورفرمایا:

أَنِ اشكُر لى وَلِوٰلِدَيكَ إِلَىَّ المَصيرُ ١٤ ... سورة لقمان

''میرا شکر کرتا رہے اوراپنے ماں باپ کا بھی (کہ تم کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔''

اس موضوع سے متعلق احادیث بھی بہت زیادہ ہیں 'ہرحال ہر شخص کےلیے واجب ہے کہ وہ اپنے والدین یعنی ماں اورباپ دونوں ہی سے بھلائی کرے 'اپنے مال سے 'بدن سے 'مقام ومرتبے سے اورہر اس چیز کے ساتھ جو اس کی استطاعت میں ہو'ان کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرے 'کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

وَوَصَّينَا الإِنسـٰنَ بِوٰلِدَيهِ حَمَلَتهُ أُمُّهُ وَهنًا عَلىٰ وَهنٍ وَفِصـٰلُهُ فى عامَينِ أَنِ اشكُر لى وَلِوٰلِدَيكَ إِلَىَّ المَصيرُ ١٤ وَإِن جـٰهَداكَ عَلىٰ أَن تُشرِكَ بى ما لَيسَ لَكَ بِهِ عِلمٌ فَلا تُطِعهُما ۖ وَصاحِبهُما فِى الدُّنيا مَعروفًا ... ١٥ ... سورة لقمان

''اور ہم نے انسان کوجسے اس کی ماں تکلیف پر تکلیف سہ کر پیٹ میں اٹھائے رکھتی ہے (پھر اس کو دودھ پلاتی ہے) اور (آخر کار) دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہوتا ہے (نیز) اس کے ماں باپ کا بھی (کہ تم) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے اوراگر وہ تیرے ساتھ کوشش کریں (تجھ پر دباؤڈالیں) کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک ٹھرائے جس کا تجھے کوئی علم نہیں توان کا کہنا نہ ماننا دنیا (کے کاموں) میں ان کا اچھی طرح ساتھ دینا۔''

دیکھیے اس آیت کریمہ میں تو اللہ تعالیٰ نے ان مشرک والدین کا ساتھ دینے کا بھی حکم دیا ہے 'جو اپنے بیٹے کو شرک کو شرک کا حکم دے رہے ہوں 'مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ ایسے والدین کا بھی دنیا کے کاموں میں ساتھ دیا جائے۔ لہذاان کے بارے میں جن کا آپ نے ذکر کیا ہے کہ وہ ہمیشہ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں اوریہ کہ آپ ان میں سے ایک کے ساتھ نیکی کریں تو دوسرا ناراض ہوجاتا ہے۔ آپ پر دو کام واجب ہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ مقدور بھر کوشش کریں کہ ان کا یہ لڑائی جھگڑا ختم ہو؛کیونکہ ان دونوں میں سے ایک کے دوسرے پر کچھ حقوق ہیں 'جنھیں ادا کرنا واجب ہے۔ اگر آپ اس لڑائی جھگڑے کو ختم کرا سکیں تو یہ بھی والدین کے ساتھ بہت بڑی نیکی ہوگی 'اس سے گھر کا ماحول خوشگوار اور زندگی سعادتوں اور کامرانیوں سے ہمکنار ہوجائے گی۔ دوسرا کام آپ پر یہ واجب ہے کہ آپ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا معاملہ کریں اور دوسرے کی ناراضی کو آپ اس طرح ختم کرسکتے ہیں کہ اسے اپنے حسن سلوک کے بارے میں علم نہ ہونے دیں۔ اس سے مطلوب ومقصود حاصل ہوجائے گا، آپ کو چاہیے کہ آپ اسے پسند نہ کریں کہ آپ کے ماں باپ اپنے اس لڑائی جھگڑے کو باقی رکھیں اوراگر آپ ان میں سے کسی ایک سے حسن سلوک کریں تو دوسرا ناراض ہو۔ آپ کےلیے یہ بھی واجب ہے کہ اپنے والدین میں سے ہر ایک کے سامنے یہ واضح کردیں کہ ان میں سے کسی ایک کے ساتھ آپ کی صلہ رحمی کے یہ معنی نہیں کہ آپ دوسرے سے قطع رحمی کررہے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دونوں ہی کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا حکم دیا ہے

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

ج4ص216

محدث فتویٰ